تبصرہ کتب

اعجازِ عیسوی (جدید)

تالیف: مولانا رحمت اللہ کیرانوی
ناشر: ادارۂ اسلامیات، ۱۹۰ - انار کلی، لاہور
صفحات: ۷۷۲
سال اشاعت: ۱۹۸۸ء
قیمت: ایک سو پچاس روپے

مولانا رحمت اللہ کیرانوی (م ۱۸۹۱ء) اُس قافلہ سخت جاں کے فرد تھے جس نے مسلمانوں کی دینی اور ملّی شناخت کے لیے قلم کے ساتھ ساتھ میدانِ جہاد میں تلوار کے جوہر دکھائے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی انیسویں صدی کے آغاز میں برصغیر میں ایک سیاسی قوت بن چکی تھی اور اس کے جلو میں یورپ و امریکہ کے مسیحی مشنری تبشیری سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے ایک طرف اپنے دور کے سب سے زیادہ معروف اور "جارحیت مزاج مبشر" پادری فانڈر سے مناظرے کیے اور اُن کی تحریروں کا جائزہ لیا، دوسری طرف جب ۱۸۵۷ء میں برصغیر کے عوام نے اپنی ناراضگی کے اظہار اور تحفظ آزادی کے لیے ہتھیار اٹھائے تو مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے اسے جہاد سمجھتے ہوئے اس میں شرکت کی۔

مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے مطالعۂ مسیحیت کے حوالے سے کم و بیش نو دس کتابیں لکھی ہیں جن میں سے "اظہار الحق" سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ تاہم عربی زبان میں لکھی گئی "اظہار الحق" سے پہلے اُن کے قلم سے فارسی میں "ازالتہ اللاوہام" اور اردو میں "ازالتہ الشکوک" اور "اعجازِ عیسوی" منظر عام پر آچکی تھیں۔

مسیحی - مسلم مناظراتی ادب میں تحریفِ بائبل ایک اہم موضوع رہا ہے۔ مسیحی مناظرین نے یہ ثابت کرنے کی مسلسل کوشش کی کہ عہد نامۂ عتیق و جدید میں کوئی تحریف نہیں ہوئی اور اگر کوئی تحریف ہے تو ایسی ہی تحریف قرآنِ مجید میں بھی موجود ہے۔ اس کے برعکس مسلم اہل قلم نے ثابت کیا ہے کہ قرآنِ مجید تحریف و تغیّر سے محفوظ چلا آرہا ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی تحریف نہیں ہوئی البتہ عہد نامۂ عتیق و جدید اندرونی اور تاریخی شہادتوں کی رو سے انسانی تالیفات ہیں جن میں وقت کے ساتھ ساتھ

تبدیلیاں کی جاتی رہی ہیں اور ان امور کا اعتراف خود مسیحی اہل قلم کو بھی ہے۔

مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے ایک مختصر رسالے "البحث الشریف فی اثبات النسخ والتحریف" (تالیف: ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ - ۱۸۵۳ء) میں اس موضوع پر لکھا ہے۔ "اظہار الحق" میں بھی اس موضوع پر ایک مستقل باب ہے، تاہم انہوں نے "اعجازِ عیسوی" میں اس موضوع پر نسبتاً زیادہ شرح و بسط سے گفتگو کی ہے۔ ایک جانب بائبل میں تحریف ثابت کی ہے اور دوسری طرف مسیحی مناظرین اور بالخصوص پادری فانڈر کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے الفاظ میں

> "تحریف کا مطلب ہے کسی بات کو بدل ڈالنا۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تحریفِ معنوی یعنی کسی عبارت کے الفاظ میں اپنی طرف سے کوئی ردو بدل تو نہ کیا جائے، لیکن اس کے معنی بگاڑ دیے جائیں۔ دوسری تحریفِ لفظی ہے یعنی عبارت کے الفاظ ہی میں ترمیم کر دی جائے۔ پھر تحریفِ لفظی کی تین صورتیں ہیں، ایک یہ کہ ایک لفظ کو ہٹا کر اس کی جگہ دوسرا کوئی لفظ رکھ دیا جائے، دوسری یہ کہ عبارت میں کوئی لفظ اپنی طرف سے بڑھا دیا جائے اور تیسری یہ کہ عبارت کا کوئی لفظ حذف کر دیا جائے۔" (ص ۱۵ - ۱۶)

مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے تجزیے کے مطابق مسیحیوں اور مسلم اہلِ قلم کے درمیان اس امر پر کوئی اختلاف نہیں کہ بائبل میں تحریفِ معنوی واقع ہوئی ہے۔ اس لیے تحریفِ معنوی کے اثبات کی چنداں ضرورت نہیں۔ چنانچہ انہوں نے بائبل میں تحریفِ لفظی کے ثبوت کے لیے قلم اٹھایا اور ثابت کیا کہ بائبل میں تینوں طرح کی تحریف موجود ہے۔

کتاب دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں مؤلف نے عہد نامۂ عتیق اور عہد نامۂ جدید میں تحریف ثابت کی ہے۔ دوسرے حصے میں پادری فانڈر کے اعتراضات کا جواب ہے جو انہوں نے قرآن کے محفوظ اور مصؤن ہونے کے بارے میں اٹھائے ہیں۔

پادری فانڈر نے "میزان الحق" میں اس سلسلے کی بحث کی تھی اور جب ان کی یہ تالیف برصغیر کے اہل علم کی نظر سے گزری تو اس کے متعدد جواب سامنے آئے۔ ایک جواب مولانا آلِ حسن موہانی (م ۱۸۷۰ء) کی طرف سے تھا جنہوں نے نہ صرف پادری صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا بلکہ اپنی طرف سے مسیحی مناظرین کے سامنے ۱۸ سوالات پیش کیے اور اپنی کتاب کو "استفسار" [۱] کا نام دیا۔ پادری فانڈر نے اس کے جواب میں "حل المشکلات" تالیف کی اور "میزان الحق" پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس میں اضافات کیے۔

مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے "اعجازِ عیسوی" میں اُن اعتراضات کو بھی پیش نظر رکھا ہے جو

مولانا آلِ حسن کی تالیف "استفسار" کے حوالے سے کیے گئے تھے۔ پادری صاحب نے یہ کہا تھا کہ اہل تشیع حضرت عثمانؓ پر الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے قرآنِ مجید میں سے بعض آیات نکال دی تھیں۔ اس اعتراض کا "الزامی" اور "تحقیقی" جواب الگ الگ دیا گیا ہے۔ تحقیقی جواب میں صحابہ کرامؓ کے مومن ہونے پر پہلے قرآنِ مجید سے بارہ شہادتیں نقل کی گئی ہیں اور پھر خلفائے ثلاثہؓ کے حق میں "اہلِ بیت" کی آراء دی گئی ہیں۔ قرآن کے محفوظ و مصئون ہونے کے حوالے سے شیعہ علماء کے نقطۂ نظر کو ان الفاظ میں سمیٹا گیا ہے۔

"بڑے بڑے محققین علماء شیعہ قرآن میں کسی قسم کی تحریف کے قائل نہیں۔ شیخ صدوق نے یہاں تک کہہ دیا ہے جو ہماری جانب یہ قول منسوب کرتا ہے کہ قرآن اس سے زائد ہے، جھوٹا ہے اور جو قدرے قلیل شیعہ حضرات اس میں تغیّر و تبدل و تحریف کے قائل ہیں، خود شیعوں میں وہ لائق اعتبار نہیں۔ پھر ان قائلین کا اپنا عمل خود اُن کے اپنے عقیدے کے خلاف رہا ہے۔ کیوں کہ نماز اور تلاوت کے وقت وہ بھی اسی قرآن کو پڑھتے اور اپنے مُردوں کو اس کا ثواب بخشتے تھے۔ ان کو یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ تمام اہل بیت نماز میں بھی اور نماز کے علاوہ بھی اسی قرآن کو پڑھتے تھے اور اپنے لڑکے لڑکیوں اور خادموں کے علاوہ پورے علاقہ کے لوگوں کو یہی قرآن سکھاتے تھے۔ لہذا اس قلیل تعداد کا یہ قول جو اُن کے عقیدہ و عمل کے خلاف اور جمہور شیعہ کے عقیدہ کے مخالف ہے، کسی صورت قابلِ اعتبار نہیں ہوگا---" (ص ۵۹۱ - ۵۹۲)

"اعجازِ عیسوی" پہلی بار ۱۸۵۴ء میں شائع ہوئی اور مسلم مناظرین نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا تھا۔ مولانا محمد علی مونگیری نے اپنی تالیف "مرأۃ الیقین" میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ یہ "عجب نادر کتاب ہے جس کی خوبی بیان نہیں ہو سکتی۔ کسی مخالف کا زہرہ نہیں کہ اس کے جواب میں قلم اٹھا سکے۔" ایک صدی سے زائد عرصہ گزر جانے کے بعد اس کی زبان اب کافی پرانی ہو گئی ہے اور اس امر کی ضرورت تھی کہ اسے موجودہ عہد کی اردو میں منتقل کیا جائے چنانچہ زبان کی تسہیل کے ساتھ اب یہ "اعجاز عیسوی جدید" کے نام سے سامنے آئی ہے۔ تسہیل کا فریضہ دارالعلوم کراچی کے استاد مولانا حسین احمد نجیب نے ادا کیا ہے اور انہوں نے مولانا محمد تقی عثمانی کے وہ تمام حواشی بھی لے لیے ہیں جو مؤخر الذکر نے "اظہار الحق" کے اردو ترجمہ "بائبل سے قرآن تک" پر لکھے تھے۔ ظاہر بات ہے کہ مولانا محمد تقی عثمانی کے حواشی زیر نظر کتاب کے لیے نہیں تھے اس لیے "اعجاز عیسوی" میں بہت سے ایسے مقامات تھے جن پر نئے حواشی کی ضرورت محسوس کی گئی تھی۔ یہ نئے حواشی مولانا حسین احمد نجیب اور محمد محترم فہیم عثمانی کے قلم سے ہیں۔ ہر حاشیہ کے آخر میں حاشیہ نگار کا نام درج ہے، اس لیے اس

کے جاننے میں کوئی دقت نہیں ہوتی کہ کون سا حاشیہ کس کے قلم سے ہے۔

"اعجازِ عیسوی جدید" کی اشاعت خوش آئند ہے مگر ایک کمی نہایت شدت سے کھٹکتی ہے۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے کتاب میں مشرقی زبانوں کی کتابوں سے کم اور مغربی مسیحی اہل قلم کی نگارشات سے زیادہ استفادہ کیا ہے۔ مغربی اہل قلم اور کتابوں کے نام اگر انگریزی رسم الخط میں لکھے جاتے تو ان کے صحیح تلفظ معلوم ہو جاتے۔ وہ اردو قارئین جو انگریزی یا دوسری مغربی زبانوں سے ناواقف ہیں وہ اردو میں لکھے ہوئے انگریزی الفاظ کا تلفظ عموماً غلط کرتے ہیں۔ سیونگ مشین (Sewing Machine) کو سیونگ مشین (Saving Machine) پڑھتے ہوئے اکثر لوگ دیکھے گئے ہیں۔

صفحہ ۱۹ پر مولانا کیرانوی نے "ملحدین" اور ان کی بعض کتابوں کا ذکر کیا ہے مگر آج ڈیڑھ صدی گزرنے پر ان کتابوں کے بارے میں قارئین کو معلومات مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔ "کتاب سمتھ" سے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا مراد ہے؟ سمتھ کون ہیں اور ان کی کس کتاب کی جانب اشارہ ہے؟ ایک دوسری کتاب کو "نیومن فیرس آف فتیتہ" [کذا] لکھا گیا ہے۔ شاید یہ تو نیومین (Francis William Newman) کی کتاب Phases of Faith ہے۔ وُلسٹن (Woolston) کے چھ رسالوں کا ذکر ہے جن سے Six Discourses on the Miracles of Our Saviour مراد ہے۔ مگر یہ ۱۸۲۷ء اور ۱۸۴۹ء کے درمیان نہیں بلکہ ۱۷۲۷ء اور ۱۷۲۹ء کے درمیان چھپے تھے۔ اسی طرح "کتاب چب جو ۱۷۴۸ء میں چھپی ہے۔" کا حوالہ ہے۔ شاید اس سے مراد T. Chubb کی Discourse on Miracles ہے۔

مولانا محمد تقی عثمانی اور "اعجازِ عیسوی جدید" کے حاشیہ نگاروں سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کے حوالے سے ایک مزید کام یہ کریں کہ کتاب میں جن مراجع سے استفادہ کیا گیا ہے ان کی مکمل "کتابیات" مرتب کی جائے۔ یہ کام ایک مقالے کی شکل میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے لکھے جانے پر ڈیڑھ دو صدی پہلے کی مسیحی - مسلم مناظرانی فضا کو سمجھنے کے لیے ایک جامع کتابیات سامنے آجائے گی۔ کتاب کی اغلاط کا رونا کیا رویا جائے۔ اس خامی سے ہماری کوئی کتاب خالی نہیں ہوتی۔ (اختر راہی)

حاشیہ

۱۔ "استفسار" پہلے مطبع محمدی بنگلور سے ۱۲۶۱ھ / ۱۸۴۵ء میں شائع ہوئی۔ بعد ازاں مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی "ازالۃ الاوہام" کے حاشیہ پر چھپی۔ (دہلی: سیّد المطابع ۱۲۶۹ھ)

دیکھیے: امداد صابری، آثارِ رحمت، دہلی: یونین پرنٹنگ پریس (س - ن)، ڈاکٹر محمد ایوب قادری، اردو نثر کے ارتقاء میں علماء کا حصہ، لاہور: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ (۱۹۸۸ء)